امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور شراب نوشی

حدیث کی تحقیق

حدیث جس پر اعتراض کیا جاتا ہے؛

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى مُعَاوِيَةَ، فَأَجْلَسَنَا عَلَى الْفُرُشِ، ثُمَّ أُتِينَا بِالطَّعَامِ، فَأَكَلْنَا، ثُمَّ أُتِينَا بِالشَّرَابِ، فَشَرِبَ مُعَاوِيَةُ، ثُمَّ نَاوَلَ أَبِي، ثُمَّ قَالَ: " مَا شَرِبْتُهُ مُنْذُ حَرَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "، ثم قَالَ مُعَاوِيَةُ: كُنْتُ أَجْمَلَ شَبَابِ قُرَيْشٍ، وَأَجْوَدَهُ ثَغْرًا، وَمَا شَيْءٌ كُنْتُ أَجِدُ لَهُ لَذَّةً كَمَا كُنْتُ أَجِدُهُ وَأَنَا شَابٌّ غَيْرُ اللَّبَنِ، أَوْ إِنْسَانٍ حَسَنِ الْحَدِيثِ يُحَدِّثُنِي.

عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور میرے والد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے انہوں نے ہمیں بستر پر بٹھایا، پھر کھانا پیش کیا جو ہم نے کھایا، پھر پینے کے لیے شراب لائی گئی جسے پہلے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نوش فرمایا، پھر میرے والد کو اس کو برتن پکڑا دیا تو وہ کہنے لگے کہ جب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ممانعت فرمائی ہے، میں نے اسے نہیں پیا، پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں قریش کا خوبصورت ترین نوجوان تھا اور سب سے زیادہ عمدہ دانتوں والا تھا، مجھے دودھ یا اچھی باتیں کرنے والے انسان کے علاوہ اس سے بڑھ کر کسی چیز میں لذت نہیں محسوس ہوتی تھی۔

)مسند أحمد بن حنبل، مُسْنَدُ الْأَنْصَارِ، حَدِيثُ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حدیث نمبر:22339(

مذکورہ روایت کی استنادی حالت

سب سے پہلے یہ روایت مع تخریج ملاحظہ ہو:

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَجْلَسَنَا عَلَى الْفُرُشِ، ثُمَّ أُتِينَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلْنَا، ثُمَّ " أُتِينَا بِالشَّرَابِ فَشَرِبَ مُعَاوِيَةُ، ثُمَّ نَاوَلَ أَبِي، ثُمَّ قَالَ: مَا شَرِبْتُهُ مُنْذُ حَرَّمَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " ثُمَّ قَالَ مُعَاوِيَةُ: كُنْتُ أَجْمَلَ شَبَابِ قُرَيْشٍ وَأَجْوَدَهُ ثَغْرًا، وَمَا شَيْءٌ كُنْتُ أَجِدُ لَهُ لَذَّةً كَمَا كُنْتُ أَجِدُهُ وَأَنَا شَابٌّ غَيْرُ اللَّبَنِ، أَوْ إِنْسَانٍ حَسَنِ الْحَدِيثِ يُحَدِّثُنِي [مسند أحمد ط الرسالة 38 / 26 واخرجه ايضا أبو زرعة الدمشقي في تاريخه ١ / ١٠٢، وعنه ابن عساكر ٢٧ / ١٢٧ من طريق احمد به]۔

ترجمہ:

صحابی رسول عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے ہمیں بستر پر بٹھایا، پھر ہمارے سامنے کھانا حاضر کیا جسے ہم نے کھایا، پھر مشروب لائے جسے معاویہ رضی اللہ عنہ نے پیا اور پھر میرے والد کو پیش کیا، اوراس کے بعد کہا : **میں نے آج تک اسے نہیں پیا جب سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا**، اس کے بعد معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں قریش کے نوجوانوں میں سب سے خوبصورت تھا اور سب سے عمدہ دانتوں والا تھا، جوانی میں مجھے دودھ یا اچھی باتیں کرنے والے انسان کے علاوہ اس سے بڑھ کر کسی اور چیز میں لذت نہیں محسوس ہوتی تھی۔

ہمارے ناقص مطالعہ کے مطابق مذکورہ روایت ان الفاظ کے ساتھ منکر وضعیف ہے کیونکہ اس کے راوی زید بن حباب صدوق وحسن الحدیث ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب اوہام واخطاء تھے جیسا کہ متعدد محدثین نے صراحت کی ہے، مثلاامام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ رجل صَالح مَا نفذ فِي الحَدِيث إِلَّا بالصلاح لِأَنَّهُ كَانَ كثير الْخَطَأ قلت لَهُ من هُوَ قَالَ زيد بن الْحباب [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله 2/ 96]۔

امام أبوداؤد رحمہ اللہ (المتوفی 275) نقل کرتے ہیں:

سمعت أحمد قال زيد بن الحباب كان صدوقا وكان يضبط الألفاظ عن معاوية بن صالح ولكن كان كثير الخطأ [سؤالات أبي داود لأحمد ص:319]۔

معلوم ہوا کہ زید بن حباب کے صدوق وحسن الحدیث ہونے کے باوجود بھی ان سے اوہام واخطاء کا صدور ہوتا تھا، لہٰذا عام حالات میں ان کی مرویات حسن ہوں گی لیکن اگر کسی خاص روایت کے بارے میں محدثین کی صراحت یا قرائن وشواہد مل جائیں کہ یہاں موصوف سے چوک ہوئی ہے تو وہ خاص روایت ضعیف ہوگی۔

اور مذکورہ روایت کا بھی یہی حال ہے کیونکہ زید بن حباب نے ابن ابی شیبہ سے اسی روایت کو اس طرح بیان کیا ہے:

امام ابن أبي شيبة رحمہ اللہ (المتوفی 235) نے کہا:

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى مُعَاوِيَةَ، فَأَجْلَسَ أَبِي عَلَى السَّرِيرِ وَأَتَى بِالطَّعَامِ فَأَطْعَمَنَا، وَأَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: «مَا شَيْءٌ كُنْتُ أَسْتَلِذُّهُ وَأَنَا شَابٌّ فَآخُذُهُ الْيَوْمَ إِلَّا اللَّبَنَ، فَإِنِّي آخُذُهُ كَمَا كُنْتُ آخُذُهُ قَبْلَ الْيَوْمِ وَالْحَدِيثُ الْحَسَنُ [مصنف ابن أبي شيبة: 6/ 188]۔

ترجمہ:

صحابی رسول عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے ہمیں چارپائی پر بٹھایا، پھر ہمارے سامنے کھانا لائے جسے ہم نے کھایا، پھر مشروب لائے جسے معاویہ رضی اللہ عنہ نے پیا، اس کے بعد معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جوانی میں مجھے دودھ یا اچھی باتوں کے علاوہ اس سے بڑھ کر کسی اور چیز میں لذت نہیں محسوس ہوتی تھی، اور آج بھی میرا یہی حال ہے۔

غور کریں یہ روایت بھی "زید بن حباب" ہی کی بیان کردہ ہے لیکن اس میں وہ منکر جملہ قطعا نہیں ہے جو امام احمد کی روایت میں ہے، معلوم ہوا کہ زید بن حباب نے کبھی اس روایت کو صحیح طور سے بیان کیا ہے جیسا کہ ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے، اور کبھی ان سے چوک ہوگئی ہے جیسا کہ مسند احمد کی روایت میں ہے۔

اور چونکہ مسند احمد کی روایت میں ایک بے جوڑ اور بے موقع و محل جملہ ہے اس لئے یہی روایت منکر قرار پائے گی۔

چنانچہ امام ہیثمی رحمہ اللہ نے بھی جب اس روایت کو مجمع الزوائد میں درج کیا تو منکر جملہ کو چھوڑ دیا، امام هيثمي رحمه الله (المتوفى 807) نے لکھا:

عن عبد الله بن بريدة قال: دخلت مع أبي على معاوية فأجلسنا على الفراش ثم أتينا بالطعام فأكلنا ثم أتينا بالشراب فشرب معاوية ثم ناول أبي ثم قال معاوية: كنت أجمل شباب قريش وأجوده ثغراً وما من شيء أجد له لذة كما كنت أجده وأنا شاب غير اللبن وإنسان حسن الحديث يحدثني.

% رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح وفي كلام معاوية شيء تركته، [مجمع الزوائد للهيثمي: 5/ 55]۔

فائدہ:

اس روایت کی تخریج کرنے والے امام احمد رحمہ اللہ نے بھی اس روایت کو منکر قرار دیا ہے، چنانچہ:

امام أحمد بن حنبل رحمه الله (المتوفى 241) نے کہا:

حسین بن واقد، له أشياء مناكير. [سؤالات الميموني: 444]۔

ایک اور موقع پر کہا:

ما أنكر حديث حسين بن واقد وأبي المنيب عن بن بريدة [العلل ومعرفة الرجال 1/ 301]۔

نیز فرمایا:

عبد الله بن بريدة الذي روى عنه حسين بن واقد ما أنكرها وأبو المنيب أيضا يقولون كأنها من قبل هؤلاء [العلل ومعرفة الرجال 2/ 22]۔

عرض ہے کہ حسین بن واقد ثقہ راوی ہیں اوران کی مذکورہ روایت ابن ابی شیبہ کے یہاں جن الفاظ میں ہے اس میں کوئی نکارت نہیں ہے لہٰذا وہ روایت صحیح ہے جب کہ مسند احمد کی زیر بحث روایت ضعیف ہے کیونکہ اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اورآپ نے حسین بن واقد کی مرویات کو منکر قرار دیا ہے۔

ہمارے نزدیک راجح بات یہی معلوم ہوتی ہے کہ زیر بحث روایت میں نکارت کا ذمہ دار حسین بن واقد نہیں بلکہ زید بن الحباب ہے کما مضٰی۔

متن روایت کا مفہوم

اس حدیث کے منکر وضعیف ہونے کے باوجود بھی گرچہ اس میں ایک بے جوڑ اور بے موقع و محل جملہ ہے، پھر بھی اس جملہ سے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا شراب پینا قطعا ثابت نہیں ہوتا۔

واضح رہے کہ سائل نے زیر بحث روایت کا جو ترجمہ پیش کیا ہے وہ قطعا درست نہیں، اس میں درج ذیل غلطیاں ہیں:

پہلی غلطی:

متن حدیث میں مذکور ”شراب“ کا ترجمہ اردو والے شراب سے کرنا غلط ہے کیونکہ اردو میں جسے شراب کہتے ہیں اس کے لئے عربی میں ”خمر“ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

صحیح بات یہ ہے کہ ”شراب“ کا ترجمہ ”مشروب“ سے کیا جائے یعنی پینے کی کوئی چیز۔

دوسری غلطی:

متن کا یہ جملہ ”جب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ممانعت فرمائی ہے، میں نے اسے نہیں پیا“ صحابی رسول بریدہ رضی اللہ عنہ کا مقولہ نہیں ہے جیسا کہ سائل کے پیش کردہ ترجمہ میں ہے بلکہ یہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا مقولہ ہے جیسا کہ سیاق سے صاف ظاہر ہے۔

ان دونوں غلطیوں کی اصلاح کے بعد حدیث مذکور کا صحیح ترجمہ اس طرح ہوگا:

صحابی رسول عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے توانہوں نے ہمیں بستر پر بٹھایا، پھر ہمارے سامنے کھانا حاضر کیا جسے ہم نے کھایا، پھر مشروب لائے جسے معاویہ رضی اللہ عنہ نے پیا اور پھر میرے والد کو پیش کیا، اوراس کے بعد کہا : میں نے آج تک اسے نہیں پیا جب سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا، اس کے بعد معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں قریش کے

نوجوانوں میں سب سے خوبصورت تھا اور سب سے عمدہ دانتوں والا تھا، جوانی میں مجھے دودھ یا اچھی باتیں کرنے والے انسان کے علاوہ اس سے بڑھ کر کسی اور چیز میں لذت نہیں محسوس ہوتی تھی۔

مشروب یعنی پینے والی چیز کیا تھی؟

مذکورہ روایت میں ''شراب'' سے مراد کوئی حلال مشروب یعنی پینے والی چیز تھی اس سے اردو والا شراب یعنی ''خمر'' مراد لینا کسی بھی صورت میں درست نہیں، نہ سیاق وسباق کے لحاظ سے اس کی گنجائش ہے اور نہ ہی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے اس کی امید ہے۔

بلکہ اردو والا شراب یعنی ''خمر'' مراد لینے سے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بریدہ رضی اللہ عنہ پر بھی حرف آتا ہے کہ انہوں نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ایسے مشروب کو کیوں لیا جو حرام تھا، بلکہ ایسے دستر خوان پر بیٹھنا بھی کیونکر گوارا کیا جس پر شراب (خمر) کا دور چلتا ہو، کیونکہ ایسے دستر خوان پر بیٹھنا کسی عام مسلمان کے شایان شان نہیں چہ جائے کہ ایک صحابی اسے گوارا کریں۔

مزید یہ کہ ایسے دستر خوان پر بیٹھنے کی ممانعت بھی وارد ہوئی ہے اس سلسلے کی مرفوع حدیث (ترمذی 2801 وغیرہ) گرچہ ضعیف ہے لیکن خلیفہ دوم عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے موقوفا یہ ممانعت بسند صحیح منقول ہے، چنانچہ:

امام عبد الرزاق رحمہ اللہ (المتوفی 211) نے کہا:

أخبرنا معمر عن زيد بن رفيع عن حرام بن معاوية قال كتب إلينا عمر بن الخطاب لا يجاورنكم خنزير ولا يرفع فيكم صليب ولا تأكلوا على مائدة يشرب عليها الخمر وأدبوا الخيل وامشوا بين الغرضين [مصنف عبد الرزاق: 6/ 61 واسنادہ صحیح]۔

معلوم ہوا کہ مذکورہ روایت میں مشروب سے خمر مراد لینا کسی بھی صورت میں درست نہیں۔

اسی طرح اس سے نبیذ مراد لینا بھی درست نہیں جیسا کہ مسند احمد کے مترجم نے کیا ہے، چنانچہ سائل کا پیش کردہ ترجمہ معلوم نہیں کہاں سے ماخوذ ہے، لیکن بعینہ یہی ترجمہ مسند احمد کے اس مترجم نسخہ میں موجود ہے جو محدث لائبریری میں اپلوڈ ہے، ملاحظہ ہو مترجم نسخہ سے اس روایت کے ترجمہ کا عکس:

(٢٣٣٢٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَجْلَسَنَا عَلَى الْفُرُشِ ثُمَّ أُتِينَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلْنَا ثُمَّ أُتِينَا بِالشَّرَابِ فَشَرِبَ مُعَاوِيَةُ ثُمَّ نَاوَلَ أَبِي ثُمَّ قَالَ مَا شَرِبْتُهُ مُنْذُ حَرَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَاوِيَةُ كُنْتُ أَجْمَلَ شَبَابِ قُرَيْشٍ وَأَجْوَدَهُ ثَغْرًا وَمَا شَيْءٌ كُنْتُ أَجِدُ لَهُ لَذَّةً كَمَا كُنْتُ أَجِدُهُ وَأَنَا شَابٌّ غَيْرُ اللَّبَنِ أَوْ إِنْسَانٍ حَسَنِ الْحَدِيثِ يُحَدِّثُنِي

(٢٣٣٢٩) عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور میرے والد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' انہوں نے ہمیں بستر پر بٹھایا' پھر کھانا پیش کیا جو ہم نے کھایا' پھر پینے کے لئے (نبیذ) لائی گئی جسے پہلے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نوش فرمایا' پھر میرے والد کو اس کا برتن پکڑا دیا تو وہ کہنے لگے کہ جب سے نبی علیہ السلام نے اس کی ممانعت فرمائی ہے' میں نے اسے نہیں پیا' پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں قریش کا خوبصورت ترین نوجوان تھا اور سب سے زیادہ عمدہ دانتوں والا تھا' مجھے دودھ یا اچھی باتیں کرنے والے انسانوں کے علاوہ اس سے بڑھ کر کسی چیز میں لذت نہیں محسوس ہوتی تھی۔

(٢٣٣٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ الْغَدِ أَتَاهُ أَيْضًا فَاعْتَرَفَ عِنْدَهُ بِالزِّنَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ ثُمَّ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ فَسَأَلَهُمْ عَنْهُ فَقَالَ لَهُمْ مَا تَعْلَمُونَ مِنْ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ الْأَسْلَمِيِّ هَلْ تَرَوْنَ بِهِ بَأْسًا أَوْ تُنْكِرُونَ مِنْ عَقْلِهِ شَيْئًا قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا نَرَى بِهِ بَأْسًا وَمَا نُنْكِرُ مِنْ عَقْلِهِ شَيْئًا ثُمَّ عَادَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّالِثَةَ فَاعْتَرَفَ عِنْدَهُ بِالزِّنَا أَيْضًا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ أَيْضًا فَسَأَلَهُمْ عَنْهُ فَقَالُوا

یہ ترجمہ بالکل وہی ہے جو سائل نے پیش کیا ہے لیکن نسخہ والے ترجمہ میں ''شراب'' کا ترجمہ ''نبیذ'' سے کیا ہے، جبکہ سائل کے ترجمہ میں نبیذ کو ہٹا کر سیدھا شراب ہی لکھ دیا گیا ہے۔

بہر حال ''شراب'' کا ترجمہ نبیذ سے کرنا بھی غلط ہے کیونکہ اول شراب کا معنی نبیذ نہیں ہوتا، دوم روایت کے سیاق وسباق میں بھی ایسا کوئی اشارہ نہیں ہے کہ یہ پینے والی چیز نبیذ تھی۔

بلکہ روایت کے اخیر میں دودھ کا ذکر ہے اور امیر معایہ رضی اللہ عنہ نے دودھ اپنا پسندیدہ مشروب بتلایا ہے اس سے یہی اشارہ ملتا ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے دودھ ہی پیا تھا یعنی شراب سے مراد دودھ ہی ہے۔

چنانچہ امام ہیثمی رحمہ اللہ نے بھی اس روایت کو نقل کرکے اس پر یہ باب قائم کیا ہے:

باب ما جاء في اللبن [مجمع الزوائد للهيثمي: 5/ 55]۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مذکورہ وضاحت کیوں کی؟

مذکورہ روایت کی بیچ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جو یہ وضاحت ہے کی کہ:

میں نے آج تک اسے نہیں پیا جب سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا

اس وضاحت میں جس چیز کے پینے کی بات ہورہی ہے وہ خمر یعنی شراب ہی ہوسکتی ہے کیونکہ اسے ہی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قراردیا ہے۔

اور "ما شربته " میں جو ضمیر ہے اس کا مرجع محذوف ہے اور وہ خمر ہے، اہل عرب کبھی کبھی ضمیر کے مرجع کو حذف کردیتے ہیں، بلاغت کی اصطلاح میں اسے "الإضمار في مقام الإظهار " کہتے ہیں یعنی جس ضمیر کا مرجع معلوم ہو اس مرجع کو بعض مقاصد کے تحت حذف کردینا، اور معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہاں ضمیر کے مرجع خمر کو حذف کیا ہے، اور مقصد خمر کی قباحت وشناعت کا بیان ہے یعنی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خمر سے اتنی نفرت تھی کہ آپ نے اس کا نام تک نہیں لیا۔

اس سے معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور شراب سے ان کی نفرت ظاہر ہوتی ہے۔

اور شراب سے نفرت کا اظہار کرکے معاویہ رضی اللہ عنہ نے دودھ کو اپنا پسندیدہ مشروب قرار دیا، اس سے بھی معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔

بلکہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی یہ بھی وضاحت کہ قبل از اسلام بھی ان کے نزدیک دودھ ہی سب سے پسندیدہ مشروب تھا، اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں بھی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے شراب کو ہاتھ نہیں لگایا، بلکہ اس کے بجائے وہ دودھ ہی نوش فرماتے تھے۔

یادرہے کہ معراج میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شراب اور دودھ پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ کو منتخب کیا، بخاری کے الفاظ ہیں:

ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ: فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الآخَرِ خَمْرٌ، فَقَالَ: اشْرَبْ أَيَّهُمَا شِئْتَ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ، فَقِيلَ: أَخَذْتَ الفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ [بخاری رقم 3394].

معلوم ہوا کہ دودھ کو پسند کرنے میں معاویہ رضی اللہ عنہ فطرت پر تھے یہ چیز بھی ان کے فضائل میں سے ہے، والحمدللہ۔

اب سوال یہ ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مذکورہ وضاحت کیوں کی ؟؟؟

توعرض ہے کہ مذکورہ روایت میں اس کا کوئی اشارہ موجود نہیں ہے اسی لئے ہم نے شروع میں کہا کہ یہ وضاحت محمود ہونے کے باوجود بھی بے موقع

ومحل ہے۔

مسند احمد کے معلقین لکھتے ہیں:

وقوله: "ثم قال: ما شَرِبتُه منذ حرَّمَه رسولُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " أي: معاوية بن أبي سفيان، ولعله قال ذلك لِما رأى من الكراهة والإنكار في وجه بريدة، لظنِّه أنه شرابٌ مُحرَّم. والله أعلم.

ترجمہ: معاویہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا کہ" : میں نے آج تک اسے نہیں پیا جب سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا " غالبا یہ بات معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس وقت کہی جب انہوں نے بریدہ رضی اللہ عنہ کے چہرے پر کراہت وناپسندیدگی کے آثار دیکھے بریدہ رضی اللہ عنہ کے اس گمان کی وجہ سے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں حرام مشروب دے دیا ہے، واللہ أعلم[مسند أحمد ط الرسالة) 38 /26[].

عرض ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ وضاحت کی یہ توجیہ کرنا غلط ہے کیونکہ اول تو صحابہ کرام سے یہ توقع نہیں ہے کہ ایک دوسرے کے بارے میں اس طرح کی بدگمانی میں مبتلا ہوجائیں، نہ تو بریدہ رضی اللہ عنہ، ایک جلیل القدر صحابی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دستر خوان پر شراب کا شبہہ کرسکتے ہیں اور نہ ہی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اس سوء ظن میں مبتلا ہوسکتے ہیں کہ بریدہ رضی اللہ عنہ کی کسی ناپسندیدگی کی وجہ، معاویہ رضی اللہ عنہ سے متعلق ان کی بدگمانی ہے۔

لہٰذا مسند احمد کے معلقین نے جو توجیہ پیش کی ہے وہ ہماری نظر میں بالکل درست نہیں۔

بلکہ ہمارا کہنا یہ ہے کہ ممکن ہے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف کچھ منافقین نے یہ افواہ اڑار کھی ہو کہ وہ شراب پیتے تھے اس لئے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے مہمانوں کے سامنے وضاحت کرتے رہے ہوں، اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں حالات کیا تھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے دشمنان اسلام اور منافقین نے جو کچھ کیا وہ تاریخ میں محفوظ ہے اس لئے بعید نہیں سلف کے کردار کو مجروح کرنے کے لئے ان کے خلاف یہ پرپیگنڈا کیا گیا ہو جس طرح ان کے بیٹے یزید رحمہ اللہ کے بارے میں بھی ظالموں اور فاسقوں بلکہ کفار ومنافقین نے شراب خوری وغیرہ کی تہمتیں لگائی ہیں اور ان کے ہم نوا آج بھی ایسا کررہے ہیں۔

ہماری پیش کردہ یہ توجیہ بھی محض ایک قیاس وظن ہے، کوئی قطعی بات نہیں ہے۔

یادرہے کہ یہ ساری باتیں اس صورت میں کہی جائیں گی جب مذکورہ روایت کے ثبوت پر قرائن وشواہد مل جائیں ورنہ ہماری نظر میں یہ روایت منکر وضعیف ہے جیسا کہ شروع میں وضاحت کی گئی واللہ اعلم۔